# 21756 ـ مغرب اور عشاء جمع كرنے كى حالت ميں وتر كب ادا كيا جائيگا ؟

**سوال**

دوران سفر عشاء كے وقت وتر كى ادائيگى اور نماز قصر كرنے كا حكم كيا ہے ؟

**پسنديدہ جواب**

الحمد للہ.

اس سوال كى دو شقيں ہيں:

پہلى شق:

سفر ميں نماز قصر كرنا:

" سفر چار ركعتى نماز كے ليے قصر يعنى دو ركعت ادا كرنے كا سبب ہے بلكہ يہ ـ يعنى سفر ـ ايسا سبب ہے جو چار ركعتى نماز كو حسب اختلاف يا تو وجوبا قصر كرنے يا پھر ندبا قصر كرنے كا سبب ہے.

صحيح يہ ہے كہ قصر كرنا مندوب ہے نہ كہ واجب، اگرچہ كچھ نصوص كے ظاہر سے وجوب نكلتا ہے، ليكن كچھ دوسرى نصوص ايسى ہيں جو اس پر دلالت كرتى ہيں كہ يہ واجب نہيں... اھـ

چار ركعتى نماز ظہر اور عصر اور عشاء ہيں، اس كى دليل كتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلى اللہ عليہ وسلم اور اجماع امت ہے:

قرآن مجيد ميں اللہ تعالى كا فرمان ہے:

اور جب تم زمين ميں سفر كرو تو تم پر نماز قصر كرنے ميں كوئى حرج نہيں، اگر تمہيں خدشہ ہو كہ تمہيں كافر فتنہ ميں ڈال دينگے .

اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فعل دليل ہے:

( كيونكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم جب بھى كرتے تو دو ركعت ادا كرتے، اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے

ثابت نہیں کہ آپ نے سفر میں کبھی بھی چار رکعت نماز ادا کی ہو، بلکہ سب لمبے اور چھوٹے سفروں میں دو رکعتیں ہي ادا کیا کرتے تھے ).

اور مسلمانوں کا اجماع: یہ امر معلوم بالضرورہ ہے، جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کا قول ہے:

" میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر و عمر اور عثمان رضی اللہ تعالی عنہم کے پیچھے نماز ادا کی وہ سفر میں دو رکعت سے زیادہ ادا نہیں کرتے تھے ).

اس پر سب مسلمانوں کا اجماع اور اتفاق ہے.

دوسری شق:

مغرب کے ساتھ عشاء کی نماز جمع کرنے کی حالت جمع تقدیم کہلاتی ہے، اور مسافر کو حق حاصل ہے کہ وہ مغرب کے ساتھ عشاء کی نماز جمع تقدیم کے وقت وتر بھی ادا کر لے.

اس کے لیے فتاوی ابن عثیمین ( 1 / 412 ) اور الشرح الممتع ( 4 / 502 ) اور فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء ( 8 / 144 ) کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .